السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھ چومنے سے منع کیا ہے ؟ آپ نے اس کے جواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کی جو ترمذی کی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بوسہ لینے سے بلکہ التزام سے بھی اور اس کے علاوہ جھکنے سے بھی منع کیا ۔ میں تو الحمد للہ حدیث پڑھ کر مطمئن ہو گیا لیکن بریلوی بھائی نے مجھے یہودیوں کے بارہ میں بتایا کہ وہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کچھ سوالات کیے اور جوابات ملنے کے بعد انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بھی چومے بلکہ پاؤں بھی ۔ یہ بھی ترمذی کی حدیث ہے ۔

اس بریلوی کا کہنا ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنا ہوتا تو آپ اُن کو بھی منع کر دیتے کہ نہیں یہ چومنا اور جھکنا ہمارے دین میں جائز نہیں ہے یا یہ ہے کہ 1 ان میں کون سی حدیث پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی ؟ یا کونسی 5 سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب کیف السلام ۔

حدیث ضعیف ہے اور کونسی قوی ؟ کس کے اوپر عمل ہو سکتا ہے ؟ معانقہ اور التزام میں کیا فرق ہے ؟

(حافظ محمد فاروق تبسم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے یہودیوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکے ہاتھ پاؤں چومنے والی روایت کی طرف توجہ دلائی تو :

اولاًاس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی اور کئی دیگر اہل علم نے صحیح قرار دیا جبکہ محدث وقت شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ مشکاۃ کی تحقیق و تعلیق میں لکھتے ہیں : ((وَفِيْ سَنَدِ الْحَدِيْثِ ضُعْفٌ)) پھر انہوں نے اس روایت کو صحیح ترمذی میں بھی درج نہیں فرمایا، ضعیف ترمذی میں لکھا ہے ۔

ثانیاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں سے فرمایا تھا : ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ))[''میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے ۔''] تو اس فرمان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کو ان تمام اُمور سے منع فرما دیا جن اُمور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت نہیں اور معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت ملاقات تقبیل و بوسہ سے منع فرما رکھا ہے تو ان یہودیوں کے تقبیل و بوسہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں نافرمانی ہے اس لیے ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ)) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس تقبیل و بوسہ سے بھی منع فرما دیا، اب کے یہ کہنا ''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے منع کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھی منع کر دیتے...الخ'' درست نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی منع فرما دیا تھا ۔

ثالثاً بالفرض تسلیم کر لیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کو تقبیل و بوسہ سے منع نہیں فرمایا تھا تو بھی اس روایت سے تقبیل و بوسہ کے جواز پر استدلال درست نہیں کیونکہ وہ یہودی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت اور منع نہ فرمانا تقریر و تصویب اس وقت قرار پاتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عمل و قول والا مسلم ہو جیسا کہ اُصول کی کتابوں میں وضاحت موجود ہے اور یہ جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تقبیل و بوسہ کا فعل سر زد ہوا مسلم نہیں یہودی ہیں، ان یہودیوں ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ)) کے جواب میں کہا : ((إِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لاَّ يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ))[''بے شک داوٗد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی رہے ۔'']1 مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی اس بات سے منع نہیں فرمایا تو آیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر و تصویب بنی ؟ نہیں کیونکہ وہ یہودی تھے اور مسلم نہیں تھے ۔

رابعاً روایت سے واضح ہے کہ تقبیل و بوسہ والے یہودی تھے تو اگر بالفرض اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر و تصویب قرار دینا ہی ہے تو اس سے اتنی بات نکلے گی کہ یہودیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا لہٰذا اگر کوئی یہودی تقبیل و بوسہ کا ارتکاب کرتا ہے تو کرلے مسلم یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ انس رضی اللہ عنہ والی روایت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقبیل و بوسہ کی بابت سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ۔ 1

۲۔ معانقہ اور التزام میں فرق یہ ہے کہ معانقہ درست ہے اور التزام نادرست ۔ کچھ لوگوں نے کہا تھا : ((إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا)) تو ایک تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب و ردّ ارشاد فرمایا : { وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا }

۱۴۲۱،۴،۲۸ھ

1 جامع ترمذی، ابواب الاستئذان والادب، باب ما جاء فی قبلة الید والرجل ۔

2 جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی المصافحۃ۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص776

محدث فتویٰ